اور سب سے بڑھ کر بہت سے اختیارات کے مالک ہیں مختصر یہ کہ اعلیٰ سے ادنیٰ تمام طبقوں کو ان کی حیثیت کے مطابق سہولتیں میسر ہیں لیکن ان میں ایک بھی طبقہ ایسا نہیں جو اپنی جگہ خوش اور مطمئن ہو۔ اور جو نعمتیں انہیں میسر ہیں ان پر اظہار تشکر کرتے ہوں ان سے بات کریں تو گلے شکوے شروع کر دیں گے۔ انتہائی رنجیدہ خاطر نظر آئیں گے کاروبار میں مندے کے رجحان کا ذکر کریں گے۔ حالانکہ صاحب کم از کم ایک سے دو کروڑ کے گھر میں رہائش پذیر ہیں، دس لاکھ سے کم کی سواری میں سفر نہیں کرتے، پریشانیوں کا اظہار کریں گے، حالانکہ ان کے بچے ایسے سکولوں میں زیر تعلیم ہیں جہاں کی کم از کم فیس پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کے شہری حلقوں میں بسنے والے مکینوں کی حالت بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ان پر بہت فضل و کرم ہے کھاتے پیتے ہیں خوشی غمی پر خوب خرچ کرتے ہیں لیکن حرف شکایت ہر وقت ان کی زبان پر رہتا ہے۔ اور اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے، زکوٰۃ و عشر ادا کرنا تو دور کی بات (الا ماشاء اللہ) غرباء اور مساکین کی دیکھ بھال اور ان کی اعانت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر معاشرہ میں ایک مقام دیا ہے عزت و شہرت دی ہے اور معاشرہ میں بااثر ہیں تو اسے اپنے مفادات کیلئے استعمال کریں گے، جائز و ناجائز کام کروائیں گے لیکن کسی ضرورتمند کے کام نہیں آئیں گے۔ مفاد عامہ کا کام ہو تو کنارہ کشی کریں گے۔ یہی حال افسران بالا کا ہے بااختیار ہیں لیکن شکر ادا کرنے کی بجائے (کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ عزت بخشی ہے) وہ لوگوں کی خدمت کریں اور اختیارات کا صحیح استعمال کرتے ہوئے لوگوں کی حق رسی کریں یہی شکرگزاری ہے۔

اسی طرح آنکھ کان زبان اللہ کی نعمتیں ہیں ان سے صحیح کام لیا جائے اللہ کی فرمانبرداری کی جائے۔ مال ملا ہے تو اس کا حق بھی ادا کیا جائے۔ اسراف اور تبذیر سے اجتناب کیا جائے عزت و شہرت اور بااثر ہیں تو ظلم و زیادتی نہ کریں لوگوں کی خدمت کریں۔

آج ہم اگر بنظر عمیق جائزہ لیں تو ہماری قومی حالت بھی اس بستی کی ہے جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں بیان کی ہے۔ جس کا ذکر شروع میں کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکون و اطمینان بخشا۔ بغیر تکلیف اور مشقت کے وافر رزق میسر کیا۔ لیکن کفران نعمت کی وجہ سے عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرے اور ان پر خوف اور بھوک مسلط کر دی گئی۔

کیا اس وقت وطن عزیز کے حالات ایسے نہیں ہیں دشمن کا خوف دہشت گردی کا خوف، ڈاکوؤں کا خوف، اغوا برائے تاوان کا خوف، سایہ کی طرح ہمارے ساتھ ہے۔ ہر لمحہ اور ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی ہے۔ کہ کہیں دشمن حملہ نہ کر دے۔ بازار جائیں یا مسجد! یہ خوف بھوت کی طرح سوار ہے کہ کوئی دہشت گرد دھماکہ نہ کر دے۔ گھر میں ہیں تو چور اور ڈاکوؤں کا خوف، بچے سکول گئے ہیں تو اغوا برائے تاوان کا ڈر........! کیا یہ سب اس آیت کے مصداق عذاب الٰہی تو نہیں؟ معاشی بدحالی اور تنگدستی اقتصادی بحران اور کساد بازاری آخر یہ سب کیا ہے؟ تدبر اور تفکر کی ضرورت ہے کہیں یہ سب ناشکری کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

لیکن مقام افسوس ہے کہ معاشرہ کا کوئی فرد یہ نہیں سوچتا (شاید اس کیلئے وقت نہیں) کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ حالانکہ قرآن حکیم نے جابجا اس کی نشاندہی کر دی ہے کہ ناشکری قوم کا انجام بد ایسا ہی ہوتا ہے اور وہ خالق کائنات کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے (لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید)

اس کیلئے ہم اپنی پوری قوم سے جن میں اعلیٰ ادنیٰ شامل ہیں یہ اپیل کریں گے کہ وہ اپنے طرز عمل پر غور فرمائیں اور اسے بدلیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزار قوم بنیں تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی مزید نوازشیں ہوں۔ اور اگر ہم نے اپنا وطیرہ نہ بدلا تو برے انجام سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ اور یہ خوف اور بھوک ہمارے اعصاب کو مزید شل کر دیں گے۔ آیئے عہد کریں کہ ہم اللہ کے شکرگزار بندے بنیں گے اور اپنے حقوق و فرائض کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

اسلامی فلاحی تنظیم
جمعیت احیاء التراث الاسلامی
کے خلاف کاروائی

انتہائی کرب اور دکھ کے ساتھ یہ خبر پڑھی گئی کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی پشاور دفتر میں پولیس نے اچانک چھاپہ مارا تمام ملازمین اور اہلکاروں کو نہ صرف حراساں کیا گیا بلکہ انہیں گرفتار کر کے نامعلوم جگہ منتقل کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی اور قیمتی سامان ہمراہ اٹھا کر لے گئے۔

یہ بات پورا عالم جانتا ہے کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کی ایک اسلامی فلاحی و رفاہی تنظیم ہے۔ جو پوری دنیا میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرتی ہے۔ مساجد کی تعمیر، یتیم اور بے سہارا بچوں کی کفالت، بیوگان اور بوڑھوں کی سرپرستی، نادار طالب علموں کیلئے وظائف اور آفت زدہ علاقوں میں خدمت خلق، پانی کی قلت اور کمیابی کے علاقوں میں کنویں اور ہینڈ پمپ کی تنصیب وغیرہ شامل ہیں۔ ہم یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس عالمی تنظیم نے کبھی غیر اخلاقی و غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا۔ چہ جائیکہ اُن کا تعلق دہشت گردی سے جوڑا جائے۔ ہم یہاں اس ناخوشگوار واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت وقت سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کی مکمل تحقیق کریں اور اس میں ملوث افراد کے خلاف تادیبی کاروائی کریں کس قدر دکھ کی بات ہے کہ حکومت محض امریکہ کی آشیرباد حاصل کرنے کیلئے ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ جس سے وطن دوست اور اسلامی فلاحی تنظیمیں بدظن ہو رہی ہیں اور پاکستان میں ان کے منصوبے اور پروجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا جملہ کام مسلمانوں کی خدمت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت فوری نوٹس لیکر اس کا ازالہ کرے گی۔ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ مولانا عبدالعزیز علوی، رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن، پرنسپل جامعہ یاسین ظفر چوہدری نے اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کیا اور شدید مذمت کی ہے۔